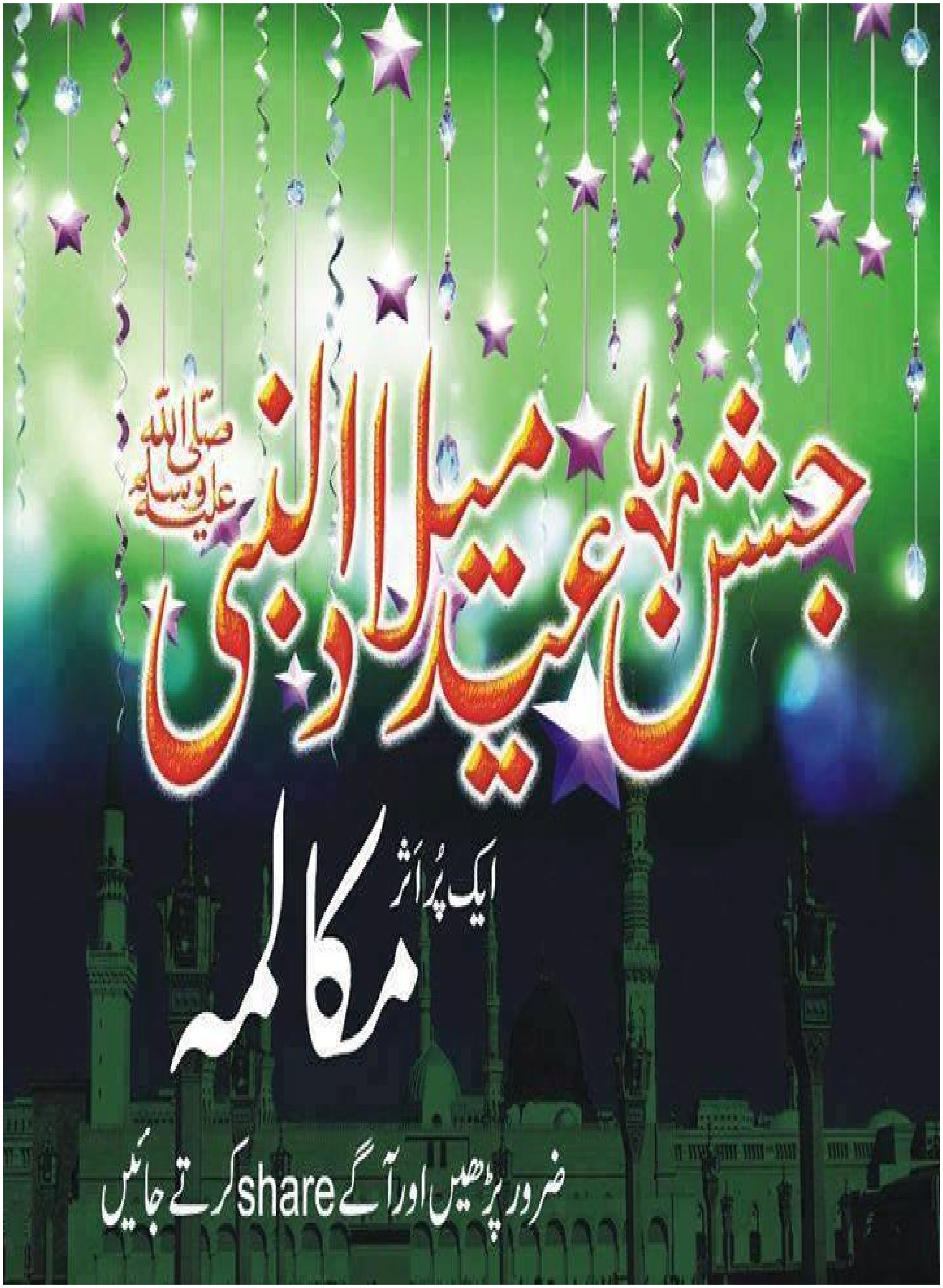
جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایک پُر اثر
مکالمہ
ضرور پڑھیں اور آگے share کرتے جائیں

جشنِ میلاد پر ایک مکالمہ

جُنید: السلام علیکم۔

عبداللہ: وعلیکم اسلام۔سنائے آج کیسے صبح صبح آگئے، دکان پر نہیں گئے؟

جُنید: آج تو عید میلادالنبی ہے، بازار، دکانیں سب بند ہیں۔

عبداللہ: اچھاتو آپ آج عید منارہے ہیں۔

جُنید: کیا آپ نہیں منارہے ہیں؟

عبداللہ: عیدیں تو اسلام میں صرف دو ہی ہیں، (۱) عید الفطر اور (۲) عیدالاضحی۔

جُنید: یہ تیسری عید بھی تو ہے جسے عید میلادالنبی کہتے ہیں۔

عبداللہ: اچھا آپ ذرا یہ بتائیں یہ جو تیسری عید ہے، کیا اس عید والے دن عید گاہ جاکر نماز عید ادا کی جاتی ہے؟

جُنید: عید میلادالنبی کی نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے۔

عبداللہ: باقی دو عیدوں کی نمازیں پھر آپ کیوں پڑھتے ہیں؟

جُنید: وہ تو پڑھنی چاہیۓ؟ عبداللہ: وہ کیوں پڑھنی چاہیۓ۔ جُنید: اس لئے کہ ان کے پڑھنے کا حکم ہے۔

عبداللہ: کیا عید میلادالنبی کی نماز پڑھنے کا حکم نہیں ہے؟

جُنید: نہیں ہو گا اس لئے تو کوئی نہیں پڑھتا۔

عبداللہ: کیا عید میلادالنبی منانے کا کہیں حکم ہے؟

جُنید: سنا تو نہیں کہیں حکم، منع بھی تو نہیں ہے۔

عبداللہ: کیا اس کی نمازِ عید منع ہے؟

جُنید: منع تو وہ بھی نہیں ہے۔

عبداللہ: پھر آپ کیوں نہیں پڑھتے؟

جُنید: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

عبداللہ: میں بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام میں اس عید کا کوئی ثبوت نہیں، اگر یہ عید اسلام میں ہوتی تو باقی دو عیدوں کی طرح اسکی نماز بھی ہوتی، اس کی فضیلت حدیث میں پائی جاتی۔ اللہ کے رسول ﷺ اس کے احکام اور مسائل کو بیان فرمائے ہوتے۔

جُنید: جو لوگ یہ عید مناتے ہیں کیا وہ غلطی کرتے ہیں؟

عبداللہ: اسلام مسلمانوں کے عمل کا نام نہیں، اسلام قرآن اور حدیث کا نام ہے، جو بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہ دین ہے، جو ثابت نہیں وہ دین نہیں۔ اگر کوئی اس کو دین بناتا ہے تو وہ دین میں اضافہ کرتا ہے جو ایک سنگین جرم ہے، اسی کو بدعت کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو بدعت سے بہت ڈرایا ہے۔

جُنید: کیا صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں عید میلاد النبی کوئی مناتا تھا؟

عبداللہ: سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، صحابہ اور تابعین کے بعد کسی امام و محدث نے بھی یہ عید نہیں منائی، اہل سنت کے چاروں اماموں نے تو اس عید کا نام بھی نہ سنا تھا۔ یہ بدعت ۶۲۵ھ سے شروع ہوئی ہے۔

جُنید: یہ کیسے ہو سکتا ہے ایک مسلمان اللہ کے رسول ﷺ سے محبت بھی کرتا ہو اور آپ کی پیدائش کا دن خاموشی سے گزار دے۔

عبداللہ: ایسا ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ آپ کبھی کسی تاریخ میں نہیں دکھا سکتے کہ صحابہ و تابعین اور ائمہ سلف نے یہ عید منائی ہو۔ نبی ﷺ سے محبت کتاب و سنت پر عمل کرنے سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ عید منانے سے۔ کیا ۶۲۵ھ سے پہلے کے لوگوں کو نبی ﷺ سے محبت نہیں تھی؟ حالانکہ نبی ﷺ نے تو اس زمانے کو بہترین زمانہ قرار دیا ہے۔

جُنید: عیسائی اپنے نبی کی پیدائش پر کرسمس (عید میلاد) مناتے ہیں، ہمارے نبی کی شان تو سب سے اعلیٰ ہے، ہم مسلمان اپنے نبی ﷺ کا یوم پیدائش کیوں نہ منائیں؟

عبداللہ: عیسائی تو اپنے نبی کو خدا اور خدا کا بیٹا بھی کہتے ہیں، کیا عیسائیوں کی نقالی میں ہم اپنے نبی ﷺ کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا لیں؟ میرے بھائی! عیسائیوں کو قرآن وحدیث میں اسی لئے تو گمراہ قرار دیا ہے کہ وہ سب کچھ اپنے نبی کی تعلیمات کے خلاف کرتے ہیں، کرسمس منانا عیسائیوں کا اپنا مذہب ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم نہیں ہے۔

جُنید: عید میلاد النبی کوئی فضول رسم ہے؟

عبداللہ: اگر یہ اچھا کام ہوتا تو پھر رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کیوں نہ کیا، کیا اس زمانے میں وسائل کی کمی تھی، جو لوگ دو دو عیدیں منا سکتے تھے ان کو تیسری عید منانے میں کیا حرج تھا؟

جنید: صحابہ کے زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوتے تھے جو آج کل ہوتے ہیں؟ آج ہم گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر سفر کرتے ہیں، آپ صحابہ کرام والے اسلام پر عمل کرتے ہوئے گدھوں اور گھوڑوں پر سفر کیا کریں۔

عبداللہ: میرے بھائی! سائنسی ایجادات سے اسلام میں ملاوٹ نہیں ہوتی، مذہبی ایجادات سے اسلام میں ملاوٹ ہوتی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اسے رد کر دیا جائے گا (صحیح بخاری و مسلم) حافظ ابن حجر اس کی تشریح میں لکھتے ہیں: "والمراد امر الدین" " اس سے دین کا امر مراد ہے" یعنی جس نے دین کے اندر کوئی نئی رسم نکالی تو وہ مردود ہے (فتح الباری ۳۲۲۵) ان سے

واضح ہو گیا کہ ہر احداث برا اور مردو نہیں ہے بلکہ وہ بدعت اور احداث مردود ہے جس کا تعلق دین اور دینی معاملات سے ہو، اور اسے دین کا کام اور کارِ ثواب سمجھ کر کیا جائے، لہٰذا جتنی بدعتیں لوگوں نے دین کے اندر نکالی ہیں وہ تمام کی تمام مردو ہیں۔ جہاں تک دنیوی چیزیں ہیں، اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْ كَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَالاَ تَعْلَمُوْنَ)'' اور اُسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لئے) رونق وزینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرے گا جن کی تمہیں خبر نہیں''۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ خود کہہ رہا ہے کہ وہ چیزیں بھی استعمال کر سکتے ہیں جن کا علم اس وقت کے لوگوں کو نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام مباح دنیاوی نئ (سائنسی) ایجاد کردہ چیزوں کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔

جُنید: تو پھر آپ بچے کی پیدائش پر خوشی کیوں مناتے ہیں؟

عبداللہ: خوشی منانے اور خوش ہونے میں فرق ہے۔ بچے کی پیدائش پر ہر انسان فطری طور پر خوش ہوتا ہے کہ مذہبی طور پر، جہاں تک خوشی منانے کا تعلق ہے تو اس کے لئے شریعت نے ساتویں دن عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے، اب آپ بتائیں کہ بارہ ربیع الاول کو عید منانے کا حکم شریعت نے دیا ہے یا کوئی ترغیب دلائی ہے؟ ہر گز نہیں، پھر بچے کی پیدائش پر خوشی تو صرف ایک دن منائی جاتی ہے ہر سال نہیں۔ کیا حضور ﷺ ہر سال بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوتے ہیں؟ بچے کی پیدائش پر خوشی بھی ساتویں دن منائی جاتی ہے اس کی پیدائش کے دن نہیں، اور وہ بھی ایک مرتبہ، ہر سال نہیں۔

جُنید: کہتے ہیں کہ ابو لہب نے آپ ﷺ کی پیدائش پر لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

عبداللہ: وہ اس لئے کہ ابو لہب کو اپنے بھتیجے کی پیدائش پر خوشی ہوئی تھی، اس نے لونڈی اس لئے آزاد نہیں تھی کہ ایک رسول دنیا میں تشریف لائے ہیں، یہ بات اتنی پسندیدہ تھی تو کیا آپ ﷺ نے نبوت کے اعلان کے بعد کبھی بھی ابو لہب کی اس سنت کو زندہ کرنے کا حکم دیا؟ ابو لہب نے تو دنیا کے عام رواج کے مطابق خوشی منائی، بچہ تو کسی گھر میں پیدا ہو خوشی ضرور ہوتی ہے، ابو لہب کا لونڈی آزاد کرنا اس لئے نہیں تھا کہ اس دن کو عید تصور کیا تھا۔ اگر ابو لہب کو اپنے بھتیجے کی نبوت سے محبت ہوتی تو وہ آپ کے ساتھ بدترین عداوت کا مظاہرہ نہ کرتا اور نہ اس کی اور اس کی بیوی کی مذمت میں قرآن کی پوری سورت نازل ہوتی، پھر اگر ابو لہب کے عمل کو عید میلاد النبی کی دلیل شمار کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ عید میلاد النبی سنت نبی تو نہیں البہ ابو لہبی ضرور ہے۔

جُنید: سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی صحیح تاریخ پیدائش میں مؤرخین کا اختلاف ہے، آخر حقیقت کیا ہے؟

عبداللہ: اللہ تعالیٰ نے جان بوجھ کر انہیں ایک دن پر متفق نہیں کیا تا کہ اسلام کے خالص ہونے کی دلیل قائم رہے، لوگ اس بدعت سے بچے رہیں، یہی ہم اب تک کہتے ہیں کہ یہ دن پہلے زمانوں میں نہیں منایا جاتا تھا بعد میں ایجاد ہوا ہے، اگر بارہ ربیع الاول کا دن کسی بھی حیثیت سے آپ ﷺ یا بعد میں کسی زمانے میں منایا جاتا رہا ہوتا تو سارے مسلمان آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش پر متفق ہوتے۔

جُنید: چلئے مان لیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش شروع سے نہیں منائی جاتی تھی لیکن اب جدید سائنسی دور میں بھی تحقیق نہیں ہو سکی کہ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کیا ہے؟

عبداللہ: دیکھئے تاریخ وفات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ وہ بارہ ربیع الاول ہی ہے، لیکن آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کے بارے میں جدید تحقیق تو یہی کہتی ہے کہ وہ نو ربیع الاول ہے۔ قاضی سلیمان کی رحمت للعالمین اور مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی میں ساری تحقیق موجود ہے۔

جُنید: آخر یہ عید میلا النبی آئی پھر کہاں سے؟

عبداللہ: آپ ایک چیز ایجاد کرتے ہیں اور اس کا ثبوت ہم سے مانگتے ہیں، بہر حال یہ بات تو مُسلّم ہے کہ عہدِ رسالت سے آئمہ و محدثین کے زمانے تک اس کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ یہ رسم ۶۲۵ھ سے شروع ہوئی کچھ نادان لوگوں نے اسے ایجاد کیا۔

جُنید: یہ تو واقعی ہم زیادتی کرتے ہیں، جبکہ ان بزرگوں نے یہ عید نہیں منائی تو پھر ہم کیوں منائیں۔

عبداللہ: جزاک اللہ خیر۔ اب آپ کی سمجھ میں میری بات آئی۔

جُنید: بات تو آپ کی سمجھ گیا ہوں، اچھا یہ بھی وضاحت فرما دیجئے کہ جو لوگ عید میلا د مناتے ہیں ان میں جذبہ اور نیت تو نیک ہی ہوتی ہے اور صحیح حدیث میں ہے:" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

عبداللہ: میرے بھائی جب آپ کو صحیح حدیث بتائی جاتی ہے اگر وہ آپ کے عمل کے خلاف ہو تو آپ لوگ یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحب نے اس طرح کہا ہے، اور ہمارے بڑوں نے اس طرح کیا ہے، ہم بھی وہی طریقہ اختیار کریں گے۔ اب آپ کو صحیح حدیث یاد آگئی بہر حال بدعت تو کہتے ہی اس عمل کو ہیں جو نیک نیتی سے کی جائے، مگر عمل بذاتِ خود غلط ہو تو وہ قبول نہیں ہوتا۔ اللہ کے ہاں عمل کی قبولیت کے لئے نیک نیتی کے ساتھ ساتھ عمل کا سنت کے مطابق ہونا بھی شرط ہے ورنہ وہ عمل برباد ہے۔ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ اس کی صراحت موجود ہے۔

جُنید: کیا عید میلا النبی کا بالکل کوئی ثواب ہی نہیں؟

عبداللہ: بھائی! جب اس کا وجود ہی اسلام میں نہیں تو یہ کارِ ثواب کیسے ہو سکتا ہے ہ؟ یہ تو بدعت ہے، دین میں اضافہ کوئی معمولی جرم نہیں، آپ تو ثواب کی بات پوچھتے ہیں، قیامت کے دن تو ایسے لوگوں کو حوضِ کوثر سے پانی بھی نصیب نہ ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب نہیں آنے دیں گے۔ سُنئے! حدیث میں آتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" قیامت کے روز، میں حوضِ کوثر سے اپنے اُمتیوں کو پانی پلا رہا ہوں گا، میری اُمت کے کچھ لوگوں پر فرشتے لاٹھی چارج کر رہے ہوں گے، (حالانکہ ان کے ہاتھ پاوں وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے) میں پوچھوں گا ان کا کیا قصور ہے؟ انہیں میری طرف آنے دو، یہ میرے اُمتی ہیں، جواب ملے گا: اے محمد

ﷺ ! آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں تبدیلیاں کر دی تھیں، یہ سن کر حضور خود فرمائیں گے: انہیں لے جاو، انہیں دور لے جاو، اس لئے کہ ان لوگوں نے میرے بعد میرے دین میں رسم و رواج اور تبدیلیاں کیں"

جُنید: واقعی معاملہ تو بڑا خطرناک ہے، آپ نے مجھے یہ حدیث سنا کر بہت زیادہ ڈرا دیا ہے، آپ کی بڑی نوازش کہ آپ نے مجھے راہِ حق کی رہنمائی فرمائی۔ ان شاء اللہ میں اپنے دوست واحباب کی بھی صحیح رہنمائی کروں گا تاکہ وہ تمام بدعات و خرافات سے تائب ہو کر کتاب و سنت پر گامزن رہیں۔ عبداللہ: اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق بخشے۔

آمین